Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۳/۲۸	۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۵ وفا ۱۳۵۳ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

فلو کی تکلیف ابھی چل رہی ہے اور سینے پر بھی اثر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مومنوں کی ایک دُعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء میں مومنوں کی ایک دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم لوگ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں جانتا ہے اور ایک دن تمہارا حساب ہوگا۔ خود حساب دینا ہی ایک خطرناک معاملہ ہے۔ پاس کرنا اور ناکام رہنا تو دوسری بات ہے۔ جو تقویٰ کی راہ پر چلا اسے بخش دے گا اور جو گمراہ ہیں ان کو عذاب ہوگا۔ ہمارا رسول اور دوسرے مومن تو اس طریق پر چلتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں فرشتوں کی نیک تحریکیں مانتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں کرتے یعنی یوں نہیں کہ کسی کو مان لیا اور کسی کو نہ مانا۔ پھر ان کی گفتار' ان کی کردار سے کیا نکلتا ہے۔ (قالوا کے معنے بتایا زبان سے یا اپنے کاموں سے) سمعنا و اطعنا یعنی ثابت کرتے ہیں نہ صرف وہ اپنی زبان بلکہ اپنے اعمال سے دکھاتے ہیں کہ باتیں سنیں اور ہم فرمانبردار ہیں تیری مغفرت طلب کرتے ہیں تیرے حضور ہم نے جانا ہے اے مولا۔ تو ہی ہمیں طاقت عطا فرما اور ہمارے نسیان و خطا کا مواخذہ نہ کر۔ ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے برداشت نہ ہوسکے۔ یہ دعا مومنوں کی ہے تم بھی مانگا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ہر وقت جناب الٰہی سے مغفرت طلب کرتے رہو اور اسی کو اپنا ولی و ناصر جانو۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ انکو سمجھانے والے کے سمجھانے کی برداشت نہیں وہ اپنے خیالات کے اندر ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس قسم کی بے پرواہی اور تکبر کا نتیجہ ہے کہ کفار نے تمہاری سلطنتیں لے لیں۔ اگر تم پورے طور سے خدا کی بادشاہت اپنے اوپر مان لیتے اور مومن بنتے تو کفار کے قبضہ میں نہ آتے۔ اللہ بڑا بے پرواہ ہے اسے فرمانبرداری لپسند ہے خدا تعالیٰ آسودگی بخشے تو متکبر نہ بنو۔"

(خطباتِ نور صفحہ ۲۴۴)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خاتم الانبیاء ان تمام اخلاقِ فاضلہ کے جامع ہیں جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے

جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ بہ تمام و کمال نفسِ محمدی میں موجود ہیں

"جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰؑ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خُلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اُس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اِس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

مامورینِ الٰہی کی صداقت کا ایک نشان

مامورینِ الٰہی کے جو واقعات قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان کا بغور مطالعہ کرنے سے ایک امر خاص طور پر نمایاں ہوکر سامنے آتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کے ساتھ استہزاء نہ کیا گیا ہو اور اس کی اور اس کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی انتہائی شدید مخالفت نہ کی گئی ہو اور انہیں قسم ہا قسم کی اذیتیں نہ دی گئی ہوں اور پھر اس استہزاء، مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود سعید الفطرت انسانوں کا اس کی طرف رجوع نہ ہوا ہو۔

جہاں تک مامورینِ الٰہی کے ساتھ ہونے والے استہزاء کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اور جہاں تک مامورینِ الٰہی اور ان کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی مخالفت کرنے اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں دینے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کا تعلق ہے تو ان کے مخالفین یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں:۔

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ (یٰسٓ آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اس پر منکروں نے کہا (اے رسولو!) ہم تو تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں اگر تم اپنی ان باتوں سے رُکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

چونکہ تمام مامورینِ الٰہی کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا رہا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک ہی آیت میں اکٹھا تذکرہ کر دیا۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے بعض مامورین میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرکے ان پر کئے جانے والے مظالم اور ان کو دی جانے والی اذیتوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مامور من اللہ کے مخالفین اس کی طرف سے پیغام حق کی اشاعت پر اپنے ساتھیوں کو نہایت غضبناک حالت میں یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں:۔

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ○ (الانبیاء آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ (اس پر وہ غصہ میں آکر) کہنے لگے (اس شخص کو) جلا ڈالو اور (اس طرح) اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم نے کچھ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

پھر ایک اور عظیم الشان مامور کے ساتھ اسکے مخالفین نے جو سلوک کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ○ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ○ (الانبیاء آیات ۳،۴)

ترجمہ:۔ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کبھی کوئی نئی یاد دہانی نہیں آتی مگر وہ اسے سنتے بھی جاتے ہیں اور ہنسی مذاق میں اڑاتے بھی جاتے ہیں۔ ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا چپکے چپکے مشورے کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ (دیکھتے نہیں) یہ شخص تم جیسا ہی ایک بشر ہے پھر کیا تم اس کی فریبانہ باتوں میں آتے ہو حالانکہ تم خوب سمجھتے ہو۔

یہی نہیں اس عظیم الشان مامور من اللہ کے مخالفین نے بڑی بیباکی سے یہ کہنے سے بھی دریغ نہیں کیا کہ نعوذ باللہ یہ کلام جسے یہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اس نے خود اپنے دماغ سے گھڑ لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس ظلم عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ○ (الانبیاء آیت ۶)

ترجمہ:۔ بلکہ انہوں (یعنی مخالفین) نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ (کلام) تو پریشان خوابیں ہیں (بلکہ پریشان خوابیں بھی نہیں) اس نے دیدہ دانستہ یہ باتیں اپنے پاس سے بنالی ہیں بلکہ وہ ایک شاعرانہ مزاج رکھنے والا آدمی ہے (جس کے دماغ میں طرح طرح کے خیال اٹھتے رہتے ہیں) پس چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشان لے آئے جس طرح کہ پہلے رسول نشانوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔

مامورینِ الٰہی کو اپنے مخالفین کے ہاتھوں جو مظالم، دُکھ اور مصائب برداشت کرنا پڑے قرآن مجید سے ان کی یہاں صرف چند مثالیں ہی درج کی گئی ہیں ورنہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مامورینِ الٰہی کو پیش آنے والے واقعات کے ضمن میں ایسی اور بہت سی مثالیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ مامورینِ الٰہی کی ہمیشہ ہی انتہائی شدید مخالفت کی گئی اور منکرین کی طرف سے انہیں طرح طرح کی اذیتیں اور تکالیف پہنچانے میں ہمیشہ ہی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔ ان آیات میں یہ امر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کے ساتھ استہزاء کا سلوک نہ کیا گیا ہو اور جسے اذیتیں نہ دی گئی ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جنہیں بعض عظیم الشان کاموں کی انجام دہی پر وہ خود مامور کرتا ہے۔ ان کی مخالفت میں پوری کی پوری قوم کا اُٹھ کھڑا ہونا اور انہیں مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا اور اس کے باوجود سعید الفطرت انسانوں کا ان کی طرف کھنچے چلے آنا ان کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہوتا ہے۔ جو شخص اصلاح خلق کے لئے خدا کی طرف سے مامور نہ کیا گیا ہو اور پھر ازراہِ کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے وہ مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے تو نہ تو مخالفت کی طرف مائل ہو جانے والوں کو اس کی کوئی پرواہ ہوتی ہے نہ وہ اس کی مخالفت کرتے اور نہ اذیتیں دیتے ہیں۔ اور نہ ہی سعید الفطرت انسانوں کا اس کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ وہ اسی حسرت میں کہ لوگ اس کی مخالفت پر آمادہ ہوں اور اسے مجاہدانہ رنگ میں درخورِ اعتنا سمجھیں بہت جلد نسیاً منسیاً ہو جاتا ہے اور پھر کوئی بھولے سے بھی اس کا نام نہیں لیتا۔ اسی لئے مخالفت اور ایذا رسانی کو سچے ماموروں کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا گیا ہے اور سرے سے مخالفت کا مفقود ہونا اور لوگوں کا رجوع نہ کرنا اس امر کی ایک دلیل ہوتا ہے کہ ایسا مدعی اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور کاذب ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچوں کی مخالفت ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء کو فرمایا:۔

"میں نے کل سوچا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ جب کوئی صادق خدا کی طرف سے آتا ہے تو لوگ اس کی جان، اس کے مال، اس کی عزت و آبرو کے درپے ہو جاتے ہیں، مقدمات میں اس کو کھینچتے ہیں، گورنمنٹ کو اس سے بدظن کرتے ہیں، غرض ہر طرح سے جس طرح ان سے بن پڑتا ہے اور تکلیف پہنچا سکتے ہیں اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ ہر پہلو سے اس کا استیصال کرنے پر آمادہ اور ہر ایک کمان سے اس پر تیر چلانے کو کمربستہ ہوتے ہیں، چاہتے ہیں کہ ذبح کر دیں اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے قیمہ کر دیں۔ اُدھر تو یہ جوش اُٹھتا ہے مگر دوسری طرف اس (صادق) کے پاس ہزار در ہزار لوگ آتے ہیں۔ . . . . غرض میں سوچتا تھا اس میں کیا حکمت ہے؟ تو میری سمجھ میں آیا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ صادق کا ایک معجزہ ظاہر کرے کہ باوجود اس قسم کی ممانعت کے اور دشمن کے تیر و تبر چلانے کے صادق بچایا جاتا اور اس کو روز افزوں ترقی دی جاتی ہے، خدا کا ہاتھ اسے بچاتا اور اس کو شاداب و سرسبز کرتا ہے۔ خدا کی غیرت نہیں چاہتی کہ کاذب کو بھی اس معجزہ میں شریک کرے۔ اسی واسطے اس کی طرف سے دنیا کے لوگوں کو بے پرواہ کر دیتا ہے گویا اس جھوٹے کی کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ اس کا وجود دلوں کو تحریک نہیں دے سکتا۔" (ملفوظات جلد پنجم ص۱۲۲)

الغرض انتہائی شدید مخالفت کا ہونا اور لوگوں کا ایذا رسانی پر اتر آنا اور اس کے باوجود نیک فطرت انسانوں کا صادق کی طرف رجوع کرنا ہمیشہ ہی اس کی صداقت کا ایک نشان ثابت ہوا جس میں کاذب کبھی شریک نہیں ہو سکا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ قرآن

(۳)

(۱۷)

ایک کامیاب ہتھیار

"قرآن کریم ایک کتاب ہی نہیں بلکہ وہ ایک کامیاب ہتھیار بھی ہے جس سے کفر و شیطنت کی پھیلائی ہوئی ظلمتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ قرآن بنی نوع انسان کا مقصد بھی ہے اور ایصالِ مقصد کا ذریعہ بھی ہے۔ یعنی روحانی دلائل و براہین کے لئے یہ کسی دوسرے کی دکانت کا محتاج نہیں بلکہ خود ہی اپنے دعاوی کے دلائل بھی دیتا ہے اور اسی طرح بنی نوع انسان کے عقلی اور ... معیار کو بھی بلند کرتا چلا جاتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۵)

(۱۸)

قرآنِ کریم کا انذار وسعتِ زمان و مکان کی قیود سے بالا ہے

"قرآن وہ کتاب ہے جو آج تک انذار کا کام کر رہی ہے اور پھر اُس کا انذار کسی ایک قوم یا ایک ملک سے مخصوص نہیں بلکہ دُنیا کی تمام اقوام اور دنیا کے تمام ممالک اس کے دائرہ انذار میں شامل ہیں اور پھر اس کے انذار کی وسعت زمانوں کی قیود سے بھی بالا ہے۔ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن دشمنانِ اسلام کے لئے ایک نذیر مبین کا کام نہ کر رہا ہو یا اس کے انذاری نشانات اُن کی شان و شوکت کو مٹا کر اسلام کو غلبہ دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۷)

(۱۹)

قرآن کریم ہر سچے اور مخلص مومن کیلئے زندہ کتاب ہے

"قرآن جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک زندہ کتاب تھی اسی طرح آج سچے اور مخلص مومن کے لئے بھی وہ ایک زندہ کتاب ہے اور جس طرح وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حقائق و معارف کی کان میں سے لا انتہا ہیرے اور جواہر پیش کرتی تھی اسی طرح وہ امت محمدیہ کے ہر مخلص فرد کو اس کے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے معارف سے حصہ دیتی اور اپنے علوم سے بہرہ ور کرتی ہے کیونکہ اس کا نزول اُس ہستی کی طرف سے ہے جسے غیب کا علم ہے اور جو انسان کے خیالات اور جذبات اور ارادوں کو جانتی ہے دنیا میں کوئی انسان خواہ اس کا تجربہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو تمام افراد کے تمام افکار تمام جذبات اور تمام خیالات کا واقف نہیں ہو سکتا تمام انسانوں کے جذبات۔ افکار اور اُن کے خیالات کو وہی ذات سمجھ سکتی ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہ قرآن کریم میں بولتی ہے اور ہر شخص اپنی ضرورت کی چیز اس میں سے لے جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۶)

(۲۰)

قرآن کریم میں ایصالِ خیر اور دفعِ شر دونوں پہلو بدرجہ کمال پائے جاتے ہیں

"قرآن صرف دشمنوں کو ہلاک ہی نہیں کرتا بلکہ اُن کو از سرِ نو زندہ کر کے خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتا ہے اور وہ صرف دفعِ شر کی ہی خاصیت اپنے اندر نہیں رکھتا بلکہ ایصالِ خیر کا پہلو بھی اُس میں بدرجہ کمال پایا جاتا ہے اور وہ مُردوں کو زندہ کرنے کی اپنے اندر طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡكُمۡ (انفال آیت ۲۵) یعنی اے مومنو! جب خدا اور اس کا رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے آواز دے تو تم اس کی آواز پر لبیک کہا کرو"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۶)

(۲۱)

قرآن کریم خدا اور بندے کے درمیان اتصال پیدا کر دیتا ہے

"یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان اتصال پیدا کر دیتا ہے اور اس پر عمل کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس خصوصیت پر اتنا زور دیا ہے کہ وہ فرماتا ہے ہم نے انسان کی فطرت میں ہی تعلق باللہ کا مادہ رکھ دیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ اُس نے انسان کے اندر تعلق باللہ کا مادہ رکھا ہے۔ بیشک اس آیت کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ اس نے انسان کو ایسی حالت میں پیدا کیا ہے جبکہ وہ رحم سے چمٹا ہوا تھا لیکن اس آیت کے ایک تحت السطح معنے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ عربی محاورہ میں خُلِقَ مِنۡ شَیۡءٍ کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں کہ اُس کی فطرت میں یہ چیز رکھی گئی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۳۳)

(۲۲)

قرآن کریم نے اُخروی اور دنیوی زندگی کے فرق کو واضح کیا ہے

"دوسری کتابیں یہ نہیں بتاتیں کہ اُخروی زندگی اور دنیوی زندگی میں فرق کیا ہے۔ جزاء اور سزا کی کیا غرض اور حکمت ہے یا جزاء اور سزا کن اصولوں پر مبنی ہے لیکن قرآن کریم نے بعث بعد الموت کے ثبوت بھی دئے ہیں۔ اس کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔ اُخروی زندگی کے مقاصد بھی بیان کئے ہیں۔ جزاء و سزا کے اغراض بھی بیان کئے ہیں۔ ان کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں جنت و دوزخ کی صحیح تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔"

تفسیر کبیر جلد ششم
(جزو چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۹۴)

(۲۳)

ملائکہ کا مسئلہ صرف قرآن کریم نے ہی حل کیا ہے

"قرآن کریم ہی اکیلی کتاب ہے جو صرف ملائکہ پر ایمان لانے کی ہی ہدایت نہیں دیتی بلکہ ساتھ ہی یہ بھی بتاتی ہے کہ ملائکہ کیوں بنائے گئے اور ان کی ضرورت کیا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ خود بھی کام کر سکتا تھا۔ فرشتوں کے بنانے کی ضرورت اسے کیوں پیش آئی اس طرح وہ ان کے کام بتاتا ہے اُن کے وجود کے دلائل دیتا ہے۔ اُن کا اور خدا تعالیٰ کا تعلق واضح کرتا ہے اُن کا اور بندوں کا تعلق بیان کرتا ہے۔ غرض ملائکۃ اللہ کا مسئلہ بھی صرف قرآن کریم نے ہی حل کیا ہے کسی اور کتاب نے اُسے چھوا تک نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم
جزو چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۹۱)

(۲۴)

نبوت سے متعلق ضروری مسائل کا ذکر صرف قرآن کریم نے کیا ہے

"یوں تو نبوت کو ساری قومیں مانتی ہیں۔ ہندو بھی کہتے ہیں اوتار آئے عراقی بھی کہتے ہیں نبی آئے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ نبی آئے مگر عجیب بات یہ ہے کہ ادھر تو کہتے ہیں نبی آئے ادھر نبوت کے متعلق وہ کچھ بھی روشنی نہیں ڈالتے صرف کتابیں نبی اور اوتار کے الفاظ پائے جاتے ہیں سو کسی کی تسلی نہیں ہو سکتی جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ وہ کیا ہیں۔ ان کا کیا کام ہوتا ہے۔ ان کی تعریف کیا ہے اُن کے آنے کی اغراض کیا ہوتی ہیں ان کی صداقت کی کیا علامات ہوتی ہیں کس حد تک ہمیں ان کی اطاعت کرنی چاہیئے ان کا کیا مقام ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان کیا تعلق ہوتا ہے۔ اُن کے اور بندوں کے درمیان کیا تعلق ہوتا ہے۔ ان تمام باتوں کا جب تک تفصیلاً پتہ نہ لگے کوئی شخص تسلی کس طرح پا سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ قرآن کریم کو دیگر کتب پر کتنی بڑی فضیلت ہے۔ قرآن کریم دوسری کتابوں کے مقابلہ میں بہت چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس میں تمام ضروری مسائل کا ذکر ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم
حصہ سوم صفحہ ۲۹۱ و صفحہ ۲۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲۵)

سب کتب سے زیادہ کثرت کے ساتھ پڑھی جانے والی کتاب

"دنیا میں کوئی ایسی الہامی کتاب نہیں جو اس کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو جس کثرت کے ساتھ دنیا میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اور یہی وہ فضیلت ہے جو تلك آیاتُ القرآن میں بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن کی آیات ہیں یعنی اس کتاب کی آیات ہیں جن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ قرآن ہے یعنی وہ تلاوت میں اس قدر آتا ہے کہ دنیا کی اور کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

درحقیقت جو کتاب سب دنیا کو فائدہ پہنچانے والی ہو ضروری تھا کہ وہ قرآن ہو یعنی کثرت سے پڑھی جانے والی ہو۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ تورات اور انجیل کے تراجم کے باوجود وہ اس قدر نہیں پڑھی جاتیں جس قدر قرآن پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ عربی زبان میں ہے۔ اور لوگ بھی ایسے عربی زبان میں ہی پڑھتے ہیں"

تفسیر کبیر جلد پنجم
حصہ سوم صفحہ ۹۰۸

(۲۶)

قرآن کریم ہر مرحلہ پر انسان کی راہنمائی کرتا ہے

"ہدایت کا کوئی درجہ اور مقام ایسا نہیں جس کی طرف قرآن کریم بنی نوع انسان کی راہنمائی نہ کرتا ہو۔ یوں تو اپنے زمانہ میں تورات بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی اور انجیل بھی انسانی ہدایت کا موجب تھی اور ژند اوستا بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی مگر کامل ہدایت جس نے انسان کو نقطۂ کمال تک پہنچا دیا اور جس کے بعد قیامت تک کے لئے کسی اور ہدایت اور راہنمائی کی ضرورت نہیں وہ صرف قرآن کریم ہی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ہدایت کے مختلف مدارج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

الَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى (محمد ع۲)

یعنی جو لوگ ہدایت کے راستہ پر چل پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت پر ہدایت دیتا چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح خدا تعالیٰ غیر محدود ہے اسی طرح اس کے قرب کی راہیں بھی لامتناہی ہیں مگر قرآن کریم کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مرحلہ پر انسان کی راہنمائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستہ میں کوئی مقام بھی ایسا نہیں آتا جب انسان اپنے آپ کو قرآنی راہنمائی سے مستغنی سمجھ سکے۔ وہ شروع سے لیکر آخر تک قرآنی ہدایت کا محتاج رہتا ہے اور قرآن بھی اسے قدم قدم پر اپنے انوار و برکات سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے"

تفسیر کبیر جلد پنجم
حصہ سوم صفحہ ۱۷

(۲۷)

قرآن کریم میں تمام انبیاء سابقین کے صحیفوں کو جمع کر دیا گیا ہے

"قرآن وہ کتاب ہے جس نے آدم سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے تمام انبیاء کے صحف کو اپنے اندر جمع کر لیا اور کوئی تعلیم ایسی نہیں رہی جس کی بنی نوع انسان کو ضرورت ہو اور اس کا قرآن کریم میں ذکر نہ آتا ہو گویا ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہا گیا ان معنوں میں کہ آپ کے وجود میں تمام انبیاء سابقین جمع ہو گئے تھے اسی طرح آپ کی کتاب کو صحف کہا گیا کیونکہ اس میں تمام انبیاء سابقین کے صحیفوں کو جمع کر دیا گیا تھا"

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم
نصف اول صہ ۱۹۰

(۲۸)

قرآن کریم پر ہر زمانہ میں عمل ہوا ہے

"قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس پر اس تنزل کے زمانہ میں بھی عمل کیا جاتا ہے ہم خواہ غیر احمدیوں کو کچھ کہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لاکھوں کروڑوں مسلمان آج بھی ایسے نظر آتے ہیں۔ جن کے دلوں میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ قرآن پر عمل کریں اور خواہ کس قدر کوئی بے عمل ہوں اس کے دل کے اندرونی گوشوں میں یہ خواہش موجود ہوتی ہے کہ میں قرآن پر عمل کروں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروں یہ تو اس زمانہ تنزل کا حال ہے۔ اپنے دور میں تو قرآن پر وہ عمل ہوا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن نے حکومت کی اور ایسی شاندار حکومت کی جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں اور کہیں نظر نہیں آتی"

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم
نصف اول صفحہ ۷

(۲۹)

قرآنی شریعت فطرت انسانی کے عین مطابق ہے

"قرآن کی طرف یہی خوبی نہیں کہ یہ تمام زمانوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا ہے بلکہ اس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس کے احکام میں ہر فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور ہر قسم کی فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کو نازل کیا ہے۔ جس فطرت کا آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ اختیار کرنا چاہے۔ وہ آسانی سے اختیار کر سکتا ہے اور اسے جس قدر سامانوں کی ضرورت محسوس ہو وہ سب سامان قرآن میں موجود ہیں۔ جس طرح تم میں سے ہر امیر اور غریب۔ عورت اور مرد۔ بچہ اور جوان مالک اور مزدور حاکم اور ماتحت کے متعلق قرآن کریم میں احکام موجود ہیں اور زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق مکمل ہدایات اس میں نہ ہوں۔ اسی طرح کوئی فطرت ایسی نہیں جس کے لئے قرآنی احکام پر عمل کرنا مشکل محسوس ہو ہر طبقہ کا اس میں لحاظ کیا گیا ہے۔ ہر فطرت کا اس میں لحاظ رکھا گیا ہے اور پھر ہر زمانہ کا اس میں لحاظ رکھا گیا ہے"

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم
نصف اول صفحہ نمبر ۲۲۲

(۳۰)

قرآن کریم ایسی کتاب ہے جسے آسانی کے ساتھ حفظ کیا جا سکتا ہے

"قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ تھا اور چونکہ قرآن کریم آخری الہامی کتاب تھی جس کی وجہ سے اس کے مضامین کو اس کے ماننے والوں کے قلوب میں پختہ کرنا نہایت ہی اہم سوال تھا۔ پہلی کتابوں کو اگر ان کے ماننے والے بھول بھی جاتے تو اس میں کوئی حرج نہ تھا کیونکہ ان کی جگہ اور کتب نے آنے والی تھیں لیکن قرآن کریم آخری شرعی کتاب تھی اگر لوگ اس کو بھول جاتے تو دنیا میں تباہی آجاتی اور لوگ ہمیشہ کی گمراہی میں مبتلا ہو جاتے۔ پس اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تدبیر اختیار کی جو بظاہر بالکل چھوٹی سی ہے۔ مگر نتیجہ کے لحاظ سے اتنی اہم ہے کہ اس کی قیمت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو مختلف ٹکڑوں میں بیان کیا گیا۔ اور پھر وہ ٹکڑے ایسی ترتیب سے بنائے گئے کہ چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے سے لیکر بڑے سے بڑے ٹکڑے تک اس کو تقسیم کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے چھوٹا بچہ بھی اس کا کچھ حصہ یاد کر سکتا ہے۔ اس سے بڑا بھی یاد کر سکتا ہے اس سے بڑا بھی۔ اور اس سے بڑا بھی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ حافظہ والا بھی اس کا کچھ حصہ یاد کر سکتا ہے اور پھر اس سے اوپر جیسے جیسے حافظے بڑھتے چلے جائیں وہ اس کے مختلف ٹکڑے یاد کر سکتے ہیں۔ سورۃ اخلاص اور سورۃ کوثر کتنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں پوری دو سطر کی بھی نہیں ہیں بلکہ اگر باریک لکھی جائیں تو ایک سطر میں ختم ہو جاتی ہیں اور معمولی حافظہ کا چار سال کا بچہ بھی اس کو یاد کر سکتا ہے سورۃ بقرہ اڑھائی پاروں کی ہے اور ان کے درمیان مختلف درجوں کی سورتیں ہیں کوئی تین یا پانچ دس یا پندرہ آیت کی۔ کوئی بیس تیس اور ساٹھ آیت کی اور کوئی سو آیت کی۔ اس طرح سورتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پس کسی لیاقت اور حافظہ کا آدمی نہیں جو قرآن کریم کی کوئی سورۃ یاد نہ کر سکتا ہو اور جس کا حافظہ تیز ہو وہ تو سارا قرآن یاد کر لیتا ہے چنانچہ اس پر عمل ہو رہا ہے اور وہ مسلمان جو تعلیم یافتہ ہیں آخری دو تین پاروں کی سورتیں علیٰ قدر مراتب یاد کر لیتے ہیں اس طرح ایک ہی وقت میں قرآن کریم کے مختلف ٹکڑوں کے لاکھوں حافظ موجود رہتے ہیں۔ سارے قرآن کے حافظ الگ رہے"

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم
نصف اول صفحہ ۲۲۵

مرتبہ
سلطان احمد پیر کوٹی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف پڑھنے کا صحیح طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ ..... قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو۔ ..... قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو"
(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۵۸)
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ثواب کس کو ملتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"ثواب اسکو ملا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اسکو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے اور جبتک یہ نیت نہیں ہوتی۔ تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا۔ اگرچہ کام بذات خود نیک ہی ہو" (ملفوظات جلد ۷، ص۱۲۳)
(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ جون، جولائی ۱۹۷۴ء کا ماہنامہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۱۱ر جولائی کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداران یا ایجنٹ صاحبان کو رسالہ نہ ملے وہ ہمیں خط لکھ کر رسالہ منگوالیں۔ خط میں اپنا پتہ جس پر رسالہ منگوانا چاہتے ہوں ضرور لکھیں۔

لائل پور، گوجرانوالہ، حیدر آباد، کراچی، سرگودھا، راولپنڈی کے خریدار رسالہ نہ ملنے کی صورت میں اپنے قائدین سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) جن خریداران کا چندہ ختم ہے وہ چندہ جلد بذریعہ منی آرڈر یا دستی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(۳) اگر کسی خریدار کا ایڈریس تبدیل ہو گیا ہو تو وہ اپنے نئے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ناپ تول کا عالمی نظام سیکھئے

وزن کی اکائی = کیلوگرام

ایک کیلوگرام = ایک سیر ایک چھٹانک (تقریباً)

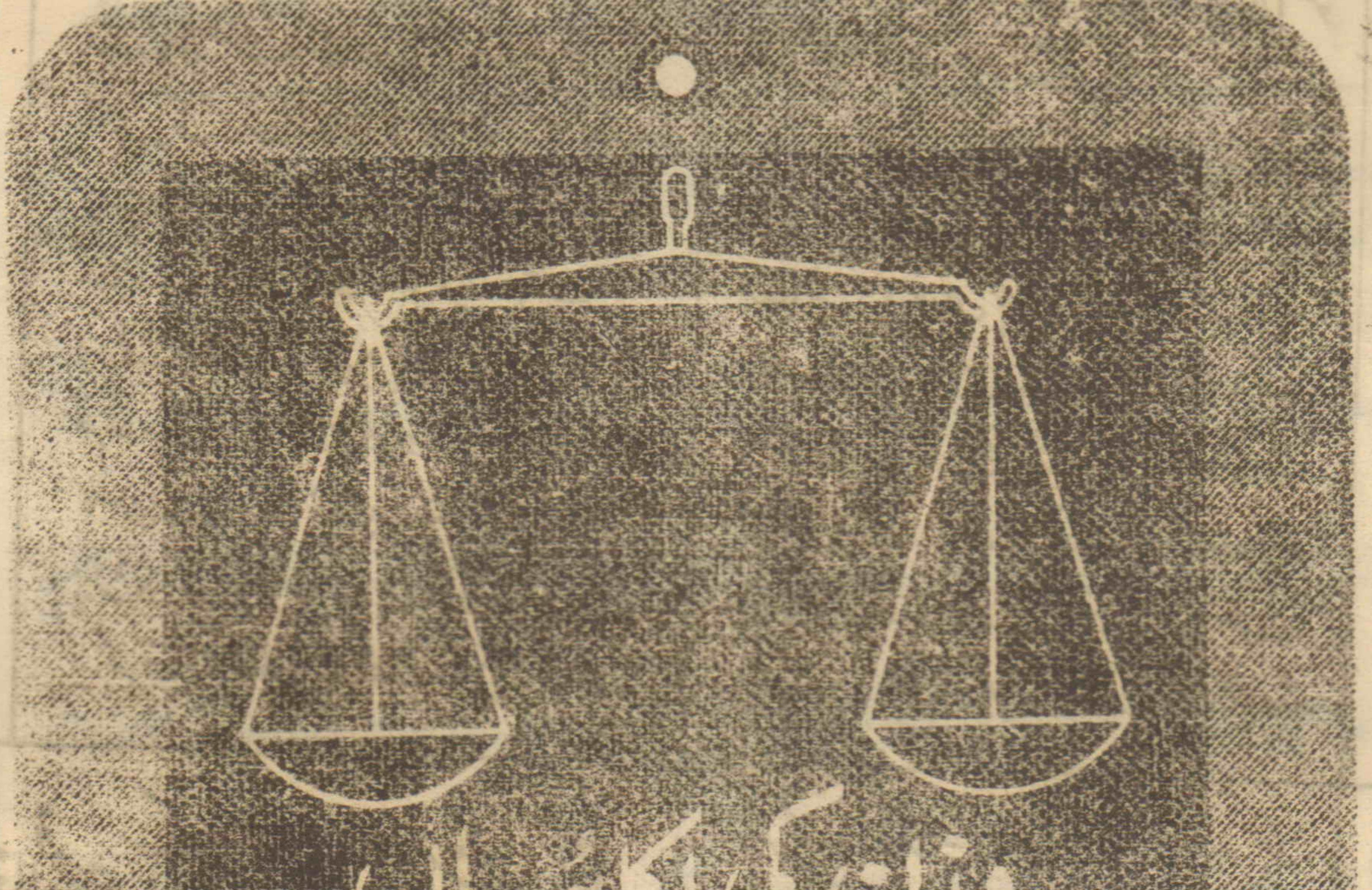

سہولت اور یکسانیت کے لئے
ناپ تول کا عالمی نظام

جاری کردہ: وزارت صنعت (شعبۂ اوزان و پیمائش) حکومت پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی نصرت کے بغیر نہ پہلے کچھ ہوا ہے اور نہ اب کچھ ہو گا

تمہاری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ خدا کی چوکھٹ کو پکڑ لو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۱ء کے ایک خطبہ جمعہ میں دعاؤں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تہجد کی جماعت نہیں ہوتی تھی۔ بعد میں صحابہؓ نے پسند کیا کہ چونکہ بعض لوگ سُست ہوتے ہیں اس لئے جماعت کے ساتھ مل کر وہ بھی پڑھ لیا کریں۔ پس بہتر ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے نفسوں سے ڈرتے ہیں وہ سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات یا پھر پہلی رات نوافل با جماعت ہی پڑھ لیا کریں۔ اور جن کو اپنے نفسوں پر قابو ہے وہ الگ گھر میں پڑھ لیا کریں۔ اصل مدعا تو قرآن پاک کا پڑھنا اور دعاؤں میں مشغول رہنا ہے۔ گھر میں بھی لمبی لمبی سورتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

اس زمانہ میں ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ دنیا کے مقابلہ میں پہلے ہی ہماری جماعت قلیل تھی لیکن اب تو اس سے بھی کچھ حصہ الگ ہو گیا ہے۔ پہلے ہم غیر احمدیوں کے حملہ کو اندرونی حملہ کہا کرتے تھے لیکن اب تو اندرونی بیرونی حملے شروع ہو گئے ہیں اس لئے جو شخص باوجود دشمنوں کے تین حلقوں سے گھرا ہوا ہونے کے آرام سے سوتا ہے وہ بیوقوف ہے اور خصوصاً جبکہ جاگنے اور دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری کا موقع دیا جائے اور پھر وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس سے بڑا اور کوئی بیوقوف نہیں ہو سکتا۔ سو تم ان دنوں میں جو رمضان کے بابرکت ایام ہیں خوفِ خدا کو مدِنظر رکھ کر دعائیں کرو تاکہ خدا تعالیٰ اس اندرونی فتنہ کو دور کرے۔ تم خوب سمجھ رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کے بغیر نہ پہلے کچھ ہوا ہے اور نہ اب کچھ ہو گا۔ تمہارے پاس فوج، لشکر، عزت، دولت، آلات وغیرہ کچھ نہیں جس سے تم تمام دنیا کا مقابلہ کرو۔ تمہاری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اگر اس کو پکڑو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی چوکھٹ کو پکڑ لو اور اسی کے آگے عرض کرو کہ ہمیں تمام دشمنوں سے بچا۔ ایک ڈاکو اس وقت کسی کے مال پر حملہ کرتا ہے جب کہ وہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتا ہے اور اگر تھانہ کے پاس ہو تو وہ حملہ نہیں کرتا۔ تم بھی خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اس کی چوکھٹ پکڑ کر اس کی پناہ مانگو پھر تم پر کوئی حملہ نہ کر سکے گا اور اگر کرے گا تو اُس بادشاہوں کے بادشاہ کے سپاہی اسکو خود پکڑ کر سزا دیں گے۔

پس یہ دن ضائع مت کرو فتنے بند نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں مصائب کم نہیں ہو رہے بلکہ زیادہ ہو رہے ہیں اس لئے تم سستی نہ کرو مسلمانوں کی تاریخ پڑھ کر حیرانی آتی ہے کہ عین جنگ کے موقع پر باقاعدہ تہجد پڑھتے تھے۔ سارا دن لڑائی میں مشغول رہتے اور رات کو بجائے سونے کے عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ جنگِ یرموک میں عیسائی بادشاہ نے اپنے ایک آدمی کو کوئی بات دریافت کرنے کے لئے رات کو مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا۔ اس نے واپس آ کر کہا ہم کبھی ان پر غالب نہیں آ سکتے۔ ہمارے سپاہی تو راستہ میں ہی کمریں کھولنی اور ہتھیار اتارنے شروع کر دیتے ہیں تاکہ چل کر جلدی آرام کریں لیکن وہ تو رات کو بھی دعاؤں اور خدا کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔

تم خدا تعالیٰ کا نام لو۔ کون پسند کرتا ہے کہ اس کا اپنا نام مٹا دیا جائے نام کے بقاء کے لئے ہی لوگ اولاد کے متمنی ہوتے ہیں۔ تو جب کمزور انسان پسند نہیں کرتا کہ اس کا نام مٹ جائے تو وہ بڑی قدرتوں اور طاقتوں والا خدا کب پسند کرتا ہے کہ اس کا نام مٹا دیا جائے اگر تم خدا کے نام لیوا ہو گے تو تمہارا مٹانا خدا تعالیٰ کے نام کا مٹانا ہو گا۔ پس اس کی چوکھٹ پر گر جاؤ اور دعاؤں میں لگے رہو ممکن ہے کہ تم میں سے کسی کی دعا قبول ہو جائے اور یہ موجودہ فتنہ دور ہو جائے"

(الفضل ۲ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۸)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی اور افغان فوجوں کے اجتماع کے پیشِ نظر ہمیں تیار رہنا ہو گا

افغانستان میں انقلاب نہیں ہوا بلکہ بغاوت ہوئی تھی۔ وزیر اعظم بھٹو

چترال ۱۵ جولائی۔ وزیر اعظم بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اپنی آزادی اور سلامتی کے تحفظ کے لئے ہر دھمکی اور ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ کل یہاں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے وزیر اعظم بھٹو نے متنبہ کیا کہ اگر کسی ملک نے پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا تو اسے پچھتانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے سیالکوٹ اور آزاد کشمیر کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ اور افغانستان نے ڈیورنڈ لائن کے ساتھ اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ انہیں اس بات کی امید نہیں کہ جلد ہی جنگ شروع ہو جائے گی لیکن ہمیں ہر دھمکی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر لمحہ پوری طرح چوکس رہنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کسی دوسرے ملک کے خلاف جارحیت کا ارتکاب نہیں کرنا چاہتا لیکن پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ انہیں کس قوت سے واسطہ پڑا ہے

وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ افغانستان میں کوئی شخص حکومت کی مخالفت کرنے کے خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اظہارِ خیال کی آزادی صرف ڈیورنڈ لائن کے اس طرف پاکستان میں ہے یہاں تک کہ افغانستان کے ایجنٹ کھلے بندوں قومی مفادات کے خلاف باتیں کرنے میں مصروف ہیں۔ افغانستان کے عوام کو ابھی جمہوری دورِ حکومت دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ وزیر اعظم نے ۱۷ اگست کو سردار داؤد کے ایک سالہ دورِ حکومت کی تکمیل پر منائے جانے والے جشن کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اسے انقلاب نہیں بلکہ بغاوت کا نام دیا جا سکتا ہے۔ انقلاب ہمیشہ عوام لایا کرتے ہیں انہوں نے افغان حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان کے معاملات میں مداخلت کرنے کی بجائے اپنے معاملات کی اصلاح کریں ابھی افغان حکومت اپنے عوام کو آئین بھی نہیں دے سکی۔ چونکہ ملک میں جمہوری حکومت نہیں اس لئے سردار داؤد ملک کو ہرگز آئین نہیں دیں گے۔

وزیر اعظم بھٹو نے افغانستان کو مشورہ دیا کہ وہ پختونوں اور بلوچوں کے خلاف پروپیگنڈہ بند کردے اور اپنے ملک میں ازبکوں، تاجکوں، ہزاریوں اور ترکمانوں کو آزادی دے کر ازبکستان، تاجکستان اور ترکمانستان کی آزاد ریاستیں قائم کرے۔ افغانستان کو دوسروں کی بات کرنے سے پیشتر خود اپنے مسائل حل کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ افغانستان کے عوام اپنے ملک میں خوش رہیں۔ ہم ان کے ساتھ تصادم یا افغانستان میں بد امنی نہیں چاہتے۔ اگر وہ اتحاد کی باتیں کرتے ہیں تو انہیں پاکستان کے ساتھ مل جانا چاہیئے کیونکہ پاکستان آبادی اور وسائل کے اعتبار سے افغانستان کی نسبت بڑا ملک ہے۔

نیپ کے لیڈروں کے ان بیانات کا ذکر کرتے ہوئے جن میں وہ تشدد کا پرچار کر رہے ہیں وزیر اعظم بھٹو نے انہیں متنبہ کیا کہ وہ آگ سے نہ کھیلیں۔ انہوں نے کہا نیپ کے رہنما فائرنگ اور بموں کے دھماکوں میں ملوث ہیں ہم یہ جانتے ہیں کہ تشدد کا پرچار کون کر رہا ہے اور جو لوگ تخریبی اور تشدد کی کارروائیوں میں ملوث ہیں وہ کس ملک کے ایجنٹ ہیں، تحقیقات کرائیں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴